السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی جوبہت عرصے سے یاایک سال سے یا تھوڑے دن سے نمازاورروزہ نہیں ادا کرتا ہے اب اسے بہت افسوس ہوا اور نمازاورروزہ ادا کرنے لگا۔ کیا اس کے ذمہ فوت شدہ نمازوں اور روزوں کی قضا ضروری ہے؟ یا خدا سے معافی مانگ کر آئندہ مسلسل نمازاورروزہ ادا کرنے لگے تو یہی کافی ہے؟ اگر قضا کرنے کی ضرورت ہے تو کس طرح؟................. حمزہ، پالگھاٹ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں تمام فوت کردہ نمازوں اور روزوں کی قضا ضروری اورلازم ہے۔ یہی مذہب ہے اکثر علماء امت کا۔ امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں: ''أما من کان عالما بوجوبها، وترکها بلاتأویل، حتی خرج وقتها الموقت، فهذا یجب علیه القضاء عند الأیٔمة الاربعة، وذهب طائفة منهم ابن حزم وغیره إلی أن فعلها بعد الوقت لایصح من هولاء، وکذلک قالوا فی من ترک الصوم متعمدا،، (فتاوی شیخ الاسلام 240/2).وقال العلامة الشوکانی فی الدرر البهیة: ''إن کان الترک عمداً لاالعذر، فدین اللہ أحق أن یقضی،،. قال العلامة البوفالی فی الروضة الندیة، 200/1: ''قد اختلف أهل العلم فی قضاء الفوائت المذکورة لاالعذر، فذهب الجمهور إلی وجوب القضاء، وذهب داود الظاهری وابن حزم وبعض اصحاب الشافعی إلی أنه لاقضاء علی العامد غیر المعذورن بل قد باء بإثم ماترکه من الصلوة،، انتهی، امام ابن حزم نے ''محلی،، میں قائلین وجوب قضا کے خلاف جو اعتراضات اور دلائل پیش کیے ہیں، ان سے اطمینان قلب اور تشفی نہیں ہوتی، (ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا)

چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء متفرق کرکے رکھے یا پے درپے لگاتار بغیر تفریق کے۔ دونوں طرح جائز ہے، قضاء نماز کی یہ صورت ہے کہ روزانہ ہر وقتی فرض نماز ادا کرنے سے پہلے یا بعد میں چھوڑی ہوئی فرض نماز ادا کرلے۔ ((محدث دہلی ج:9ش:12 ربیع الاول 1362ھ اپریل 1942ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 314

محدث فتویٰ